

نام ہے اور بقول بعض وہ کپڑا جو پشم اور ابریشم سے بنا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے
صوف پر فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا دبیز جامہ شہینہ۔

باتای بقول بول چال لغت فارسی است بمعنی آلو و سبب زمینی صاحب لغات جدید

عرب در تالیف خود (الدلیل علی المولود والخیل) فرماید کہ در محاورہ معاصرین عرب

ہمین لفظ بہ معنی مستعمل و صراحت کند کہ از لغت انگلیسی وضع شد مؤلف عرض

کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ از پستیو کہ بیایے فارسی اول و تالی ہندی دوم

و تھانی سوم و تالی ہندی چہارم و اول لغت انگلیسی است بای فارسی را عبرتی

چنانکہ تپ و تپ و تھانی را بالف بدل کروند چنانکہ سیرغان و ارغان و ہر دو

تالی ہندی را بہ فوقانی و و اورا بہ ہائے ہوز چنانکہ آسو و آوسہ و یارو و بازہ

صاحب محیط بر آوی فرنگ گوید کہ رنگش اغبر و در مقدار برابر آملہ تاسیب و در ہند

بذریعہ اہل فرنگ رسیدہ کشتکار آن می شود و اکثر آنرا ہا گوشت یا تنہا پختہ بطریق

مان خورش می خورد و مثل اروی لعابیت مذا رو خستہ باشد و میرہضم و مقوی

باہ و ظاہر اور فرجش گرمی و خشکی محسوس می شود و سودا و بیت ہم دار و چرا کہ از

کثرت خوردنش خارش پیدا می شود و قابلض طبع است (انتہی) حاصل نیست کہ

بر زبان معاصرین عجم لضم اول و فتح فوقانی دوم است (ارو) آلو بقول

مذکر۔ زبان سنسکرت میں آکہ جس کا مادہ اول بمعنی بھر ہے پس آکہ کی معنی بھر و آلی

ترکاری۔ ایک قسم کی گول گول ترکاری جس کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے کبھی

صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور اور طرح سے بھی کھاتے ہیں۔

بتاراج آمدن استعمال۔ صاحب انند کہ نہ بریکر نہ ہندو چون مغلستان خزانہ بتاراج

بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ یعنی می و ہندو (اردو) لٹوانا۔ صرف کرنا۔

تاراج شدن است و تاراج یعنی غارت تاراج کرنا۔ بقول آصفیہ۔ غارت کرنا۔

و از ہم جدا کردن کہ بجای خودش می آید۔ بر باد کرنا۔

حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد **بتار** برگرفتن مصدر اصطلاحی۔

معاصرین عجم بزبان وارند (اردو) باسانی برداشتن و بدون وقت

تاراج ہونا۔ غارت ہونا۔ لٹ جانا۔ برداشتن و کشیدن و حاصل کردن

بتاراج وادون مصدر اصطلاحی۔ مراد (بو کشیدن چیری) کہ می آید (ظہوری ۵)

صاحب انند بر معروف قانع مؤلف مشک صد تاراج ریم از نفس بوزلف احمد استار

عرض کند کہ تاراج کردن و برگرفتن (اردو) و کن میں کہتے ہیں کہ چھپے تاراج

بہ معنی بدون (سعدی شیرازی ۵) سبک پر کھینچ لانا کہ چھپے تاراج آسانی سے حاصل کرنا

ہفتہ تقدش بتاراج وادو بدرویش وین (چھپے تاراج سے پانڈہ لانا) بھی کہہ سکتے ہیں معنی نے اس

و محتاج وادو (ظہوری ۵) یعنی گنجانا کہ لازم کا استعمال کیا ہو و گھوڑا آمدہ رالمو کشیدن

بتاراج بقول برہان بروزن شرارہ لیف جولامگان و شو مالان و آن جاروب

مانند پست کہ بدان آتش و آہار بتاراج مالند۔ صاحبان مؤید و جامع و سراج ہم ذکر

این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موقدہ اول تاراج یعنی تحقیقش کہ مقابل

پوڑا ہندو ہای پوڑو را آخرش برای نسبت یعنی چیزی کہ منسوب است بہ تار و کنایہ
از آلہ کہ ذکرش بالا گذشت (ارو) جولاہون کی وہ کوچی جس سے آس اور
آپار تانے پر لگاتے ہیں۔ موث۔

(الف) بتازگی (الف) بقول انتا کردہ کاف فارسی بجایش آوروند و تازی

(ب) بتازہ (ب) بجوالہ فرنگ فرنگ بمعنی نومی ضد کھنگی است پس ہای مفید

بمعنی در حال و از سر نو و (ب) بقولش معنی معیت و راؤلش آورده بمعنی از سر نو

مرادف (الف) (والہ ہروی) بفرغم استعمال کروند و پھین معنی (ب) را در محاورہ

بغم دل از غم خریدہ را بفرغم بتازہ این مرادف (الف) استعمال کروند و معنی در

رہ صدرہ بریدہ را بفرغم (سلیم) خطش حال بیان کردہ صاحب اندر دست

بتازہ باعث ناز و نیاز شدہ کہ کوتاہ کرد نیست دیگر بیچ (ارو) (الف و ب)

زلف و شکایت و را از شدہ صاحب از سر نوئے سر سے۔

بجو و ایستہ ہم (ب) را مرادف (الف) (الف) بتازہ پانہ گرم و اشتن امصا و

قرار دادہ اند موکف عرض کند کہ تازہ (ب) بتازہ پانہ گرم کردن اصطلاحی

بمعنی نولقیض کہنہ و بمعنی حادث و ضد صاحب بخر نسبت ہر دو گوید کہ بہ تنزی و

پشورہ بجای خودش می آید و چون خواستند خوشونت بر سر کاری آوردن و فرمایند کہ

کہ یای مصدری در آخرش زیادہ کنند یا خذ آنکہ اسپ را ساعتی قبل از سواری

بقاعدہ فارسی ہای پوڑو آخرہ را حذف یک میدان جولان دہند و بتازہ پانہ گرم کنند

<p>تادرسواری سرکشی نہ کند دور تا ختن نفس گرفته نہ شود۔ وارستہ بر ذکر رب، قانع و پرہیزگاری ذکر ہمیں معنی کند (شاپورست) آہم بتاریخہ مرا گرم در تادو کیدام معرکہ سرسید بدو (مؤرفغانی) تاکہ وہ عثمان مرادوم فلک پرستہ در حالبتاریخہ مرا گرم کردہ است۔ مؤلف عرض کند کہ در تعریف ماخذ آنچه بیان کردہ اند تعلق ازین اصطلاح ندارد۔</p>	<p>یہ ہر دو مصادر معنی حقیقی مطلقاً برای گرم کردن اسپ است ذریعہ تازیانہ و کتایہ از آمادہ کردن کسی بکاری بزیل جبر از اسناد پیش شدہ ہم ہمیں معنی پیدا است و آنچه قبل از سواری اسپ تندرما در حلقہ دورنی و ہند تا تندی کم شود و سواری مطیح عثمان باشد از این مصدر اصطلاحی تعلقہ نیست۔</p>
--	---

<p>بتاسانید صاحب انندجوالہ لطائف فرماید کہ یعنی برترسانید و صاحب غیاث ام ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہر سہ محققین بالا از مصدر بتاسانیدن سبب خبر اند کہ معنی گلافتشرو می آید و ہیچ تعلق از معنی برترسانیدن ندارد۔ پس موعده اول زائد است و بتاسانید ماضی مطلق ہماں و معنی این گلافتشرو دیگر ہیچ (ارو) گلاگھونشا۔</p>	<p>صاحب انندجوالہ لطائف فرماید کہ یعنی برترسانید و صاحب غیاث ام ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ ہر سہ محققین بالا از مصدر بتاسانیدن سبب خبر اند کہ معنی گلافتشرو می آید و ہیچ تعلق از معنی برترسانیدن ندارد۔ پس موعده اول زائد است و بتاسانید ماضی مطلق ہماں و معنی این گلافتشرو دیگر ہیچ (ارو) گلاگھونشا۔</p>
---	---

<p>بت اشرفی اصطلاح بقول بحر صورتیکہ بر اشرفی مسکوک کفندخان آرزو در چراغ و بہار گوید کہ در عہد اکبری وجہ انگیری یک روی اشرفی بصورت گاودا امثال آن نقش می کردند و ظاہراً مراد از اشرفی ہون است کہ در روکنہ و اج وارد یا مطلق طلای مسکوک رسید شرف (۵) کرد و این قلب نشانی است و ہذا مطلق</p>	<p>اشرفیہ از حرص چہ چہسی بزر و بہم مگر تو چوں بت اشرفی از بہر زرت ساختہ اند و مؤلف عرض کند کہ معاصرین جمع بدون اصناف اشرفی را گویند کہ بران نقش بستہ باشد و درین روزا سوزن را کہ مسکوک بر طانیہ باشند زین نام توہا</p>
--	--

طلای مسکوک که غیرت مسکوک باشد نیز استعمال جو اشرفی بر مسکوک هو اور بلحاظ معنی آخر مورت کردخان آرزو غورنه کرو دارو (و) ده مورت دار اشرفی - مونت -	جوا اشرفی بر مسکوک هو اور بلحاظ معنی آخر مورت کردخان آرزو غورنه کرو دارو (و) ده مورت دار اشرفی - مونت -
--	---

پیشا بقول انند بواله فرنگ فرنگ بفتح شین معجم لغت فارسی است برای نوعی از شیرینی دیگر محققین فارسی زبان این ساکت و بقول صاحب ساطع (بتاشا) لغت سنکر است به سین همله و شین معجم هر دو و در آخرش الف - گرده را گویند که از شکر سازند و بمعنی جاب نیز **موله** عرض کند که معنی آخر الذکر حقیقی است و مجازاً بمعنی شیرینی خاص استعمال شد نظر بر شباهت جاب اگرند استعمال پیش شود تو اہم عرض کرو کہ مفرس است کہ الف آخر بدل شد به ہامی ہوز - چنانکہ یاسا و یاسہ (ارو) بتاسا و بتاشا بقول اصفیہ - ہندی - اسم مذکر - جاب ہبلہ ایک قسم کی شیرینی جو بشکل جاب ہوا بھر کر بنائی جاتی ہے -

بتاوار بقول سروری و جهانگیری و رشیدی و برہان و ناصر و جامع ہر وزن ہوادا بمعنی عاقبت و انجام و آخر کار (عندہ) من ثوب مکانات شام بادگزارم تو من حق شام نیز گذارم بہ بتاوار (حکیم سزنی) گل شد و برد بہ کون داغ و دروش گیرم بڑا اثر سے ماند ازل داغ بتاوار مراد مراد **کھٹ** عرض کند کہ چیزیں نیست کہ مرگب باشد از بتاوار - بتاوار لغت سنکر است بمعنی واقعہ و حادثہ و صراحتاً در ہر مصدر بتا میدن (م) آید و وار کلمہ فارسی زبان است بمعنی صاحب و خدادند - پس صاحب واقعہ و حادثہ کہتا ہے باشد از انجام کار کہ بعد از واقعہ ہار و و ہد - از قبیل را ہوار کہ اسپ را گوید و جاوار کہ کلمہ و آرا بمعنی لائق و شائستہ گیریم چنانکہ شام ہوار پس اندین صورت بمعنی لائق و سزاوار واقعہ و حادثہ باشد

وکنایہ از انجام کار فاعل (ارو) عاقبت بقول اصفیہ - عربی - اسم مؤنث - آخر - انجام - پایان - آخر کار

بتا سیدن

بقول سروری در شیدی بتا

مصدر (رون) در آخرش مرکب کرده مصدر

و شست و دو پایے حطی بوزن و مانیدن بمعنی

ساختند بمعنی گذاشتن و گزرانیدن آنانکه ایسا

بگزارشتن صاحب بحر فرماید کہ بروزن گرانیدن

بفتح اول گرفته اند پہلے حقیقت ماخذ نبرده اند

بمعنی گذاشتن و گزرانیدن (کامل التصریف)

مقتنین فرس این را مصدر سماعی گفته اند و ما

مضارع این بتاید - صاحبان مواد و نوادر ہم فکر

منکر از ان مطلقا این را هم مثل دیگر مصا در قیاس

این کرده اند - صاحب ہفت صرحت فرماید کہ بکسر

و نیم و قیاس ماہاں کہ ذکرش بالا گذشت و بتا

اول باشد **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ اصلی

بمعنی بگذار امر حاضر این و سند این بر بتا گذشت

است و ماخذ این بتا بکسر اول کہ بزبان سنسکرت

(ارو) گزارنا بقول اصفیہ چھوڑنا - ترک کرنا -

بقول صاحب ساطع بمعنی قدرت و دستگاہ

رها کرنا - واگذشت کرنا - بسر کرنا -

آہدہ و بقولش بتا مصدر بت بمعنی گزشتن

بت پرست استعمال بقول انند سہوا کہ

حالی یا حادثہ بر کسی و مرادش بتنا بزیادت تحتانی

فرہنگ فرنگ صمنم پرست - صاحب فرہنگ

روم و بتانا متحدی آن بمعنی گزرانیدن پس

فدائی گوید کہ ہر کہ بت را پرستد و پیش آن نماز

فارسیان همین بتا کہ بمعنی واقعہ و عادتہ اسم جا

بر دو برابرش پیشانی بر خاک نہد **مؤلف** عرض

مصدر بتانا است بزیادت تحتانی بقاعدہ خود

کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (ارو) بت پرست

بتاے کردند - چنانکہ پا و پاتی و جا و جامی پس

بقول اصفیہ فارسی - اسم مذکر - مورثی کو

از ان بقاعدہ مصادر جعلی تحتانی کسور - و علات

پوہننے والا -

بت پرست راور کعبہ ویوگیر و

مثل -

سروری بر بتغوز یہ فاعوض بای فارسی فرماید کہ

صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر میں
 کر وہ اندواز معنی محل استعمال ساکت مکرولفت

عرض کند کہ فارسیاں در مذمت بت پرستی این مثل
 زنند مقصود آنست کہ بت پرستان راور کعبہ

ہم خدا حاصل نہ شود بلکہ ویوگیر و راور کعبہ
 نشان بدست حاصل نیست کہ عمل نیک با

بد عملوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ یعنی خدا
 را از مقام مقدس نتیجہ خوبی بدست نیاید

خودش می آید و بتا یعنی مرغابی است کہ گذشت
 (ارو و) دکن میں کہتے ہیں انڈھوں کو کعبے میں

پس این مرکب قلب اصناف است یعنی متعارف
 بھی خدا نہیں ملتا اس کا مطلب یہ ہے کہ کوہ

بت یعنی خاص و بر سبیل مجاز عام شد برای مطلق
 باطنوں کو کعبہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی خدا

مرغاں و پس انان ناواقفین یاخذ برای حیوانا
 شناس اور خدا طلبوں کا عمل ان کو ہر جگہ رہی

ہم استعمال میں کرند و همین است اصل و بد پوز
 کرتا ہے اگر عمل نیک سے محروم ہیں تو ان کیلئے

سبدش کہ فوقانی پہ وال بدل شود چنانکہ تبنورہ
 خانہ خدا میں بھی خدا نہیں ملتا۔

بت پوز

اصطلاح صاحب رشیدی ایسا

و دتبنورہ و بد پوس ہم مبدل آن کہ زامی ہوز

مراد بتغوز و بد پوز و بد پوس و بد فوز آوردہ گوید
 کہ دا پیراموں وہاں کہ پوز نیز گویند و صاحب

پہ سین مہلکہ بدل شد۔ چنانکہ ایاز و ایاس و در بد پوز
 ہم بای فارسی پہ فابدل شد۔ چنانکہ سپید و سفید

<p>(۲۱) انسان کے لئے ہنہ کا حلقہ مذکر۔ بہائم کے لئے ہنہ مذکر۔ (۲۲) چونچ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ منقار پرندوں کا ہنہ۔ ہت تراش اصطلاح۔ بقول بہار۔ (۲۱) معروف و عاشیہ نگارش گوید کہ صنم تراش مؤلف عرض کند کہ ہم فاعل ترکیبی است قرین نہیں دیکھا گیا۔</p>	<p>(۲۲) مجاز القیب آفریدہ ابراہیم علیہ السلام چنانکہ بت شکن لقب ابراہیم است (۲۱) بت تراش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بعت ساز۔ مورتی بنانے والا (۲۲) ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب جن کا نام آفر تھا۔ مگر اسکا استعمال بدو قرین نہیں دیکھا گیا۔</p>
<p>پختہ بقول وارستہ بمعنی پختگی۔ دیکر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد مؤلف گوید کہ از قبیل بتمازگی و بتمازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشم۔ موحدہ اول زائد است یعنی میت (ارو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے پختگی پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔</p>	<p>پختہ بقول وارستہ بمعنی پختگی۔ دیکر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد مؤلف گوید کہ از قبیل بتمازگی و بتمازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشم۔ موحدہ اول زائد است یعنی میت (ارو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے پختگی پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔</p>
<p>مخ بقول ضمیمہ برہان بفتح اول و سکون ثانی و خائے مخذ بمعنی را، افشردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است و بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) یعنی کتاب سفان و قیل صحف ابراہیم علیہ السلام گویند تفسیر نژدہ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین سکت مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افشردن حاصل بالمصدرش باشد یعنی افشردگی۔ اما طالب سند استعمال باشم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین در معاصرین عجم کافی نیست و مصدر جنین بیاض، خیال یا تسامح محقق است کہ (۲) صحیح، آہم موحدہ، فوقانی و نون و جیم عربی بمعنی اولیٰ پر تسمیہ کر و نسبت معنی وہم معاصرین تر۔ و نسبت گویند کہ مخفف</p>	<p>مخ بقول ضمیمہ برہان بفتح اول و سکون ثانی و خائے مخذ بمعنی را، افشردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است و بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) یعنی کتاب سفان و قیل صحف ابراہیم علیہ السلام گویند تفسیر نژدہ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین سکت مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افشردن حاصل بالمصدرش باشد یعنی افشردگی۔ اما طالب سند استعمال باشم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین در معاصرین عجم کافی نیست و مصدر جنین بیاض، خیال یا تسامح محقق است کہ (۲) صحیح، آہم موحدہ، فوقانی و نون و جیم عربی بمعنی اولیٰ پر تسمیہ کر و نسبت معنی وہم معاصرین تر۔ و نسبت گویند کہ مخفف</p>

۱) بتخانہ است بفتح اول وضم سوّم مرکب از بت و خدا است بفتح اول وضم سوّم مرکب از بت و خدا
و خدا کہ بزبان سنسکرت بت مخفف بت بمعنی
سخر است (هکذا فی المتناطح) بمعنی لفظی
از سخن خدا و کنایہ از کتاب معان یا صحف ابرہیم
یا تفسیر ژند باشد با سنی حال از برای این ہم طاب
سند استعمال با ششم (اردو) (۱) ویکھو تیج (۲)
کتاب معان یا صحف ابرہیم یا تفسیر ژند کو فتا
نے تیج کہا ہے۔

بتخاک | بقول سہروردی بحوالہ شرفنا سے

بروزن و نبال و بقول برہان و ناصری و
جامع و سراج نام موضعی است۔ نزدیک
بکابل مولف عرض کند کہ وجہ تسمیہ این
ہرمین نباشد کہ خاک از موضع براسے بت ساز
موضوع یا واقعیت متعلق ازین باشد و
اعلم بحقیقتہ الحال رار و و بتخاک کہ موضع
کا نام ہے جو کابل کے قریب ہے۔ مذکر۔

بقول برہان و نعت دانہ ہم

اول و سکون آخر کہ لام باشد نام بتخانہ ایست
و بتخانہ بر وزن بزخانہ ہم گویند صاحب جامع
فرماید کہ بمعنی بتخانہ و بتکدہ خان آرزو و در سراج
گویند کہ غالباً تصحیف بتخاک باشد کہ نام ضعیفی
است نہ نام بتخانہ مولف عرض کند کہ کتاب
محققین اول الذکر است کہ بتخانہ خاص را
بتخال گفتند صاحب جامع کہ از اہل زبانست
این را بمعنی بتخانہ و بتکدہ آورده و حال بقول

برہان و فارسی زبان علم را گویند بہ فتح عین
و علم بقول منتخب بمعنی کوه و نشان و نام کہ نزد
معروف بود پس معنی لفظی این کہ قلب اصناف
است نشان بت و کہ بت و کنایہ از بت خانہ
توان گرفت و نظر بہ اعتماد صاحب جامع
کنیم کہ فارسیان بتخانہ را بتخال و بتخانہ ہم گویند
و ہزار و کہ بتخانہ مبتدئ بتخانہ گیر ہم خلاف قیاس
و بتخال مخفف بتخانہ (اردو) بتخانہ بقول
بیشیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مصدر۔ شوالہ۔ صورت گھر

بتخانہ استعمال - بقول نندو بہار معروفا	کہ بت راوران قائم کنند۔ مہدبت پرستان
صاحب فرہنگ فدائی صراحت کند کہ نمازگاہ	(ظہوری ۵) بیفزدائی اگر قدر حرم گرد حرم گورم
بت پرستان کہ جای نہادون بت ہاست مؤلف	وگر بتخانہ راز پور شوی بتخانہ رانازم (اردو) بتخانہ بقول
عرض کند کہ قلب اصناف خانہ بت یعنی خانہ	آصفیہ - فازی - اسم مذکر - مندر - شوالہ - مورت گھر

بتر بقول انند سچوالہ فرہنگ فرنگ بفتح تین مخفف بتر است (شیخ شیرازہ) بتر نام
 کہ خواہی گفت آنی بڑ کہ دانم عیب من چون من ندانی بڑ (انوری ۵) نیک ناما تونیک
 سیدانی بڑ کہ ز بد حال من بے تر است بڑ مؤلف عرض کند کہ اگر بفتح تین گیریم وال
 مہملہ را مخذوف دانیم و اگر فوقانی مشدو گیریم - مبتدل کہ وال مہملہ بہ فوقانی بدل شود
 چنانکہ رز وشت و زرتشت صاحب قانون دستگیری بتر و بتر را ہم بسند این تبدیل آورد
 صاحب کنز این را بدوں تشدید یعنی بتر لغت ترکی گفته (اردو) بتر بقول آصفیہ
 فارسی - نہایت خراب - ادنی ورجہ کا۔

بتر از و کشیدن (مصدر اصطلاحی)	بتر اوش آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول انند وزن کردن بہ ترازو - سید حسین	چکیدن باشد (ظہوری ۵) جوی خون از
خالص ۵) آب انگور بکمر بود از ہر آب بتر	رگ ایماں بتر اوش آمد بڑ خالص غمرہ ہند و
ما کشیدیم مگر بتر از وی قدح بڑ مؤلف عرض	پسری در کار است بڑ (اردو) تراوش کرنا
کند کہ چیزے را کشیدن و آوردن و نہادن بہ	تراوش ہونا - بقول آصفیہ - ٹپکنا۔
ترازو کنایہ باشد از وزن کردن (اردو) تولنا	بتر راہ اصطلاح بقول بحر بیاض راہ

صاحب خیاث گوید کہ باضم و اضافت مانع راہ
 است **مؤلف** عرض کند کہ مراد از سنگاہ
 یعنی ہر گاہ سنگے یا بستہ در راہ باشد مانع و حائل
 راہ رفاہ می شود و این کنایہ باشد بترکیب اضافی
 (ارود) سنگ راہ - بقول آصفیہ - فارسی
 اسم مذکر - وہ پتھر جو راستہ میں پڑا ہوا آنے جانے
 والوں کا تکلیف دہ ہو - سداہ - مانع - مزاحم
 (میر) بے لطف تیرے کیونکر تجھ تک پہنچ
 سکیں ہم تو ہیں سنگ راہ اپنے کتے یہاں سے
 واں تک تو
بترجبا اصطلاح بقول جہانگیری در
 ضمیمہ (۱) کنایہ از قبیل و دیر باشد و اس را
 بتازی عورتین گویند - (سراج الدین سکوانی) ۵
 غنچہ گر پیش آں دہن خند و تیز بترجبا بیستین
 خند و تیز کمال ہمیل ۵) پیش روی تو گر
 بخند و گل تیز بترجبا گلستاں خند و تیز خان آرزو مذکر -

در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ عبارت است
 از قبیل و دیر زن و دیر مرد آلت میل - صاحبان
 رشیدی و ناصر می ہم ذکر این کردہ اند صاحبان
 برہان و جامع بذکر معنی اول فرمایند کہ (۲)
 فرجہ ما بین ناخن و گوشت را ہم گفتمہ اند کہ
 چرک در آن جمع می شود **مؤلف** عرض کند
 کہ قلب اضافت جایی بتر باشد کہ معنی لفظی این
 جائے کہ بسیار بد است و کنایہ از مرد و معنی بالا
 صاحبان بحر و بہار عجم ذکر این بزیادت تحتانی
 در آخر کردہ اند و بر معنی اول قانع و صاحب مؤلف
 بر معنی حقیقی اکتفا کردہ کنایہ را بگذاشت (ارود)
 (۱) فرج - دیکھو اوک - و تیر - بقول
 آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - مقعد -
 مبرز - گانڈ (۲) ناخن اور گوشت
 کا درمیانی خلا جس میں میل جمع ہوتا ہے

الف بترک صاحب شمس بحوالہ تبخیری نسبت دالف) گوید کہ در فارسی کلیم

(ب) پترگان باریک را گویند کہ از پشتم سازند و (ب) ہم بقولش لغت فارسی و کبیر یکم و سوم بمعنی پیدا آرنده مؤلفت عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ہر دو لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود تو انیم قیاس کرد کہ اسم جابد باشد یا مرکب از پتر و گان۔ صاحب ساطع گوید کہ پتر بہ بای فارسی لغت سنسکرت است کہ کبیر اول و سکون فانی بمعنی پدر و اب و بضم اول و سکون فوقانی بمعنی پسر باشد و گان بقول بران بہ کاف فارسی بمعنی لائق و سزاوار پس معنی لفظی این لائق و سزاوار پسر و کنایہ از پیدا آرنده۔ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و کاف فارسی بہ عربی چنانکہ گند و کنت۔ اعراب بیان کردہ صاحب شمس بر خلاف این است و مجرد قولش بدون سند استعمال اعتبار را نشاید کہ ہے تحقیقیش اظہر من الشمس (اردو) (الف) باریک کبیر۔ مذکر (ب) پیدا کرنیوالا۔ مذکر۔

<p>بت رویان اصطلاح۔ بالضم بقول</p>	<p>و برای معنی دوم الف و نون آخر را برای</p>
<p>موتیہ بمعنی خوب رویان۔ صاحب ہفت گوید کہ</p>	<p>جمع گیریم طالب سندی باقیم (اردو) (۱)</p>
<p>(۱) بمعنی خوب و (۲) بمعنی خوب رویان مؤلف</p>	<p>خوب بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زشت کا نقیض</p>
<p>عرض کند کہ معنی لفظی این روی بت دارندگان</p>	<p>عمدہ۔ آجھا۔ (۲) خوب رویان۔ حسینان</p>
<p>و کنایہ از خوب رویان مخفی بہا و کہ (بت روی) اسم</p>	<p>کہہ سکتے ہیں۔</p>
<p>فاعل ترکیبی است و اگر الف و نون آخر از آمد</p>	<p>پتر بقول اسند سحوا کہ فونگ فونگ بنتی</p>
<p>گیریم و (بت رویان) را مزید علیہ (بت روی)</p>	<p>و ثالث لغت فارسی (۱) ترو و گردن کشی و</p>
<p>قرار دہیم بسبیل کنایہ معنی اول پیدای شود</p>	<p>کشی (۲) مجرد مؤلف عربی کند کہ اگر</p>

<p>رطفراس (رخساربت زر کہ نبودش مرزہ کیمو ناگشتہ نظر کردہ آن رومزہ دارد و مولف گوید کہ مرکب اضافی است (ارو) و کچھ بت اشرفی</p>	<p>سند استعمال برای ہر دو معانی پیش شود تو انیم عرض کرد کہ برای معنی اول ہای نسبت ہر لفظ بہتر زیادہ کردہ اند یعنی چیز سے کہ منسوب بہ ہر باشد تہرہ و سرکشی است و سکون فوقانی تصدیق</p>
<p>استعمال بقول بہار و انند معر مولف عرض کند کہ از قبیل گلستان یعنی جا کہ بت ہای بسیار قائم بود (حکیم رودگی) (۵) تا باو گذر کردہ ہر گلزار و بہستان و گلزار زہدیشتر شدہ بہستان چو بہستان و (ارو) وہ مندر</p>	<p>مجاورہ و برای معنی دوم بہترہ ابالفتح لغت عرب گیریم کہ بمعنی برین آمدہ (کذافی منتخب) پ ہای ہوز و آخر ماضی بقاعدہ فارسی افادہ معنی مفعولی کند چنانکہ بالیدہ از بالید و عجب آنست کہ بر ماضی زبان عربی قاعدہ فارسی راجحاری</p>
<p>اصطلاح بقول بت سرخاب زرای رشیدی بمعنی صراحی - خان آرزو در صراح گوید کہ اگر بت بضم اول است پس معنی صراحی خواہد مطلقاً و اگر بفتح باشد بہ نسبت سرخاب پس بمعنی ظرف مقررہ شراب خواہد بود کہ آن</p>	<p>کردہ اند و بیچ عجب نیست کہ این قسم تصرفات فارسیان در لغات عرب بسیار واقع و تصرف و اعراب ہم تصرف ثنائت ہیں - (ارو) (۱) تہرہ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر - سرکشی نامرمانی (۲) مجروح بقول آصفیہ عربی گھا زخمی - وہ شخص جس کے زخم لگا ہو۔</p>
<p>بت و بطاک نیز خوانند مولف عرض کردہ دریں اصطلاح بت بفتح باشد قطعاً بمعنی کہ معرب آن بطاہ طامی حطی است ذکر این بر</p>	<p>ہست زر (اصطلاح بقول وارستہ و بحر و بہا راوت (دست اشرفی) است کہ بجایش گذشت</p>

سوم بہت گذشت و در سرخاب ز (۱) صفت آن کہ	شکنندہ بہت و در (۲) صفت ابراہیم علیہ السلام قریب
سرخاب ہم نام پرندہ است و ہم (شراب را گویند	بہ لقبش کہ بہت ہارامی شکست (صائب ۵۲)
قلب اصناف آب سرخ پس بہت سرخاب زای	زہت چون پاک سازد بہت شکن بہت خانہ مارا
کنایہ از صراحی شراب است نہ مطلق صراحی نمی آید	کہ میر وید بہت از دیوار و در کا شائہ مارا (۱) (ارو)
کہ خان آرزو بہت را بالضم چگونہ بمعنی صراحی مطلق	(۱) بہت شکن کہہ سکتے ہیں بمعنی عام اُس شخص کے
نوشت قاتل (ارو) شراب کی صراحی بنوشت	لئے جو بہتوں کو توڑے (۲) ابراہیم بہت شکن
بہت شکن اصطلاح - بقول بہار صریح	ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام تھا جو آذر بہت
و مقصودش جرین نہ باشد کہ اسم فاعل ترکیبی آ	تراش کے فرزند تھے۔

بمع بقول برہان و ہفت بکسر اول و سکون ثانی و عین بے نقطہ بفتح اہل برہنہ ترا	مست کنندہ بعضی گویند از غسل و بقول بعضی از خرمای تر سازند مؤلف عرض کند لغت عرب
است و بقول منتخب بالکسر شراب و بنیندہ غسل کہ آتند او کند و جوش زند و بدین معنی بکسر با و فتح	
تائیر آمدہ (دالخ) پس قساح برہان است کہ این را لغت فارسی زبان خیال کردہ (ارو)	
شراب اور بنیند جو شہد سے بنائی جاتی ہے یا خرمائے تر سے۔ مؤلف	

بتغور بقول ہفت بفتح اول و سکون ثنائیہ	و فرماید کہ بجای غین منقوطہ فاہم بنظر آمدہ و
فوقانی و ضم غین معجمہ یوا و رسیدہ و رای پہلہ کردہ	صاحب درسی و پہلوی بی عرض رای مہلکہ ہنر
بمعنی (۱) گرداگرد کلاہ (۲) منقار مرغان (۳)	زای ہوز نوشتہ بمعنی دوم و سوم قانع مؤلف
پیرامون زبان مطلقا خواہ انسان باشد خواہ چو	عرض کند کہ بہتدل ہمان پہوز بہت کہ بہ ہی

فارسی سوم دزای ہوز در آخز گذشت رہای
 فارسی بدل شد بہ غین مجہ چنانکہ پر دیزن و
 غر ویزن و رای ہملہ آخر را بدل کردند بہ زای
 ہوز چنانکہ اینزان و انیزان و معنی اول در نیجا
 زائد است کہ بتیہوز صرف بہ معنی دوم و سوم مثال
 وہای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشم
 (ارو و) (را) ٹوپی کی دیوار جو چند وسے
 کے اطراف ہوتی ہے۔ مذکر۔ (۲) و (۳) کچھ
 ربت پوز

بت فریب

اصطلاح۔ بقول جہانگیر می
 (۱) نام روز بست و چہارم است از ماہ ہای
 ملکی۔ صاحب ناصر ہی مذکر معنی اول فرماید کہ (۲)
 کنایہ از معشوق صاحب جمال (ولیع ۲)
 بد لدا گرفت ای بت بت فریب و صاحب جامع
 فرماید کہ نام روز چہارم است از ماہ ہاسے ملکی
 (رہ بست چہارم) و صاحب بحر شفق با او
 مؤلفات عرض کند کہ معنی حقیقی این فریبیدہ

بتان و کنایہ باشد از معشوق و معنی اول ہم گنا
 باشد کہ تاریخ معینہ ماہ ملکی رابت فریب گفتند
 از نیکہ صبح حسینان در اس تاریخ بہ تفریح و تفریح
 از خانہ ہای خود بیرون می آید وہ مقامات خاص
 جمع می شود چنانکہ یکی از معاصرین عجم با ما ذکرش
 کردہ و نسبت اختلاف تاریخ چہارم و بست چہارم
 قول صاحب جامع را معتبر و اینم کہ از اہل زبانت
 مخفی مباد کہ ماہ ہای ملکی همان است کہ آن را
 ملک شاہی نام است و جلالی ہم و سیدار اس تاریخ

عہد جلال الدین ملک شاہ سلجوقی است کہ بحث
 کاملش برد سال ملک شاہی) می آید (ارو و)
 (۱) فارسیوں نے ماہ ہاسے ملکی کی چوتھی تاریخ
 کو ربت فریب) اس لئے کہا ہے کہ اس تاریخ میں
 حسینوں کا مجرم تفریح و تفریح کے لئے باغات میں
 جمع ہوتا ہے (۲) معشوق صاحب جمال۔ مذکر

بتفقور

بقول سروری مراد بتیہوز بہر دو
 معنی (سوزنی) نہادہ اندزن و بچہ من از سر ماہ

<p>بفاست بدل باے فارسی و صاحب موید بحواله فرهنگ فخر تو اس گوی که باطای مطبقة هم آمده مؤلف عرض می کند که حقیقت تبدیل این برد (پتپوز) بیان کرده ایم که بای فارسی سوم عوض فاگد مشت و ذکر هر سه معنی بر گذشته است از خان آرزو که (پتپوز) به غین معجم سوم را تصحیف خیال کرده و ما بهجای خودش تبدیل را ثابت کرده ایم آنانکه بغور و فکر و تلاش کار نمی گیرند رجوع به تصحیف کنند و این بعید است از شان تحقیق (ارزو) دیکهو پتپوز و پتپوز.</p>	<p>بساں سگ بچه بتفوز برد در سوراخ تو صاحب جهانگیری گوید که حکیم از رقی در صفت زستان گفته (۵) بند پولاد برد این باید که آهوار بر شمر نهد بتفوز تو (حکیم سوزنی ۵) عاریت اوده پدر سبست و ریش و بتفوز تو به بخارا شده هنگام صبح علم آموز تو صاحب برهان این را بهر سه معنی (بتفوز) آورده که به غین معجم عوض فامی سوم گذشته و فرماید که به غین نقطه دار عوض فاهم بنظر آمده صاحب ناصری این را مبتدل (پتپوز) گفته صاحب جامع متفق با برهان خان آرزو در سراج فرماید که غالباً غین تصحیف باشد و صحیح</p>
<p>پتک بقول جهانگیری و جامع (۱) خط و کتابت و نامه را گویند صاحب برهان گوید که بکسر اول و ثانی و سکون کاف در ترکی نیز همین معنی دارد صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید که (۲) یعنی پروانه و امثالش که برای خروج و دخول شهری از کار گذاران گیرند و درین ایام بای فارسی و بهامی کاف های هوز مشهور و مستعمل و باشراین کار را ترکان تکچی گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می فرماید که بفتح اول و دوم (۳) ظرف شراب که بصورت بط سازند و آنرا بطر هم گویند که معرب است. و بطک تصغر آن صاحب لغات ترکی این را به معنی اول لغت</p>	

ترکی گفته فرماید که در فارسی هم مستعمل - مؤلف عرض کند که مستحق است که لغت زبان ترکی است به معنی اول و معنی دوم مجاز آن در استعمال فارسیاں و به معنی سوم لغت فارسی است که کاتب تصنیف بر لغت بست زیاد کرده اند و لیکن براس معنی سوم طالب سند باشیم که مخر و قول خان آرزو کفایت نمی کند (ار و و) (ا) خط - مذکر (۲) پروانه بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - اجازت نامه - فرمان شاهی وغیره - لیسنس - پاس (۳) بطاس - وہ جام شراب جو بشکل بط بنایا جاتا ہے - مذکر -

<p>دکلمه چی هم مال ترکی زبان است چنانکه بوریچی و باوریچی و صاحب لغات ترکی خود شیچی را به معنی نویسنده می نویسند - پس شک نیست که لغت مرکب ترکی زبانست (ار و و) نویسنده بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - لکھنے والا - محرز - منشی -</p>	<p>بیتچی صاحب ضمیمه برهان گوید که بکسر اول و ثانی نویسنده و این لغت می باید که ترکی باشد چه ترکان نوشته را بتاک گویند - صاحب موید این را بنیل لغات فارسی آورده و به تحت لغات ترکی جا نداده خان آرزو در سراج - بصر است نویسنده که لغت ترکی است صاحبان شمس و هفت این را بفتح اول و ثانی</p>
<p>بیتکاره بقول برهان و ناصر فی و بهار با تسمیه معنی بتخانه باشد چه کرده به معنی خانه آمد و عرفی به کس ختال گیر نشد ورنه مراد بیست تا عزم و تا در بتکاره و رسایه ایماں فتوح</p>	<p>لغت فارسی گفته اند مؤلف عرض کند که آمانکه این را لغت فارسی دانسته اند تسامح نشان است که بر ما فاخر غور نه کرده اند ما بر لغت بتاک صحت کرده ایم که لغت ترکی است</p>

<p>صاحب جامع بصراحت کاف فارسی نکر این کرده و صاحب هفت گوید که بجای مؤخره استخوانی - بای پارسی هم دیده شد مؤخره عرض کند که بتکذبه مؤخره مفتوح و کاف فارسی مفتوح و وال مهله آخر زردشتان معاصر به معنی نفرت از طعام است بوجه سیری و مرگب ازبت که به معنی آتش گذشت و گنبد که به معنی بوی بد می آید - قلب اصناف به معنی بوی بد طعام که بوجه سیری نفرت پیدا کند و این مرگب اسم جامد فارسی قدیم است معنی مطلق تنفر از طعام و بتکن به حذف دال مهله مخففتش - آنچه محققین بالا این را بالکسر نوشته اند - نظر بر لب و لجه سوتقیان باشد که از ماخذ بجه خبر و از صفت لفظ کار ندارند - پس این است اسم مصدر بتکن که به معنی سیر از طعام باز زدن می آید و امر حاضرش هم و اصل این مخففت که بتکن است</p>	<p>و بزبادست های هوز هم به همین معنی می آید پس قلب اصناف است به معنی خستی (ار و و) بتکره بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - مند شواله - مورت گهر - بتکن صاحب سروری بحواله نسخه میرزا گوید که کبسر با و سکون تا و فتح کاف را از طعام سر باز زدن است و بحواله مؤید فرماید که (۲) امر است از مصاور بتکندن و بتکنیدن که به همین معنی می آید - صاحب جهانگیری این بکاف عجمی آورده بذکر معنی اول فرماید که (۳) تخته که بزرگراں آنرا بر زمین شدیدار کرده کشند تا کلهها شکسته گردد و آنرا ناله نیز گویند صاحبان ناصری و رشیدی مشتق با جهانگیری و صراحت کاف نمی کنند که فارسی است یا عربی - صاحب مؤید بحواله ادوات بصراحت کاف فارسی فرماید که نوعی از ساز زرگری است مانی گوئیم که غلطی کتابت بزرگری را - زرگری کرده باشد و</p>
---	--

<p>اسم مصدر بتگندیدن کہ مصدر و بگر و مرادف بتگندن است این است حقیقت معنی اول و دوم کہ طرز بیان محققین بالا اظہار حقیقت نکرد و نسبت معنی سوم بیچ ماخذ بفہم مانیا در جزیا کہ این را مرگب از پست و کن گیریم کہ پست بہ بای فارسی بقول ساح لغت سنسکرت است بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کن پس معنی لفظی این کنندہ و دور کنندہ برگ یا و صاف و پاک کنندہ کشت و کنایہ از تھمتہ کہ بوسیلہ آں زمین شد یار شدہ را صاف و پاک کنند۔ بای فارسی بہ عربی بدل شد چنانکہ تپ و تپ و جاوارو کہ این را اسم جاہ فارسی زبان گیریم۔ و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔</p>	<p>اسم مصدر بتگندیدن کہ مصدر و بگر و مرادف بتگندن است این است حقیقت معنی اول و دوم کہ طرز بیان محققین بالا اظہار حقیقت نکرد و نسبت معنی سوم بیچ ماخذ بفہم مانیا در جزیا کہ این را مرگب از پست و کن گیریم کہ پست بہ بای فارسی بقول ساح لغت سنسکرت است بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کن پس معنی لفظی این کنندہ و دور کنندہ برگ یا و صاف و پاک کنندہ کشت و کنایہ از تھمتہ کہ بوسیلہ آں زمین شد یار شدہ را صاف و پاک کنند۔ بای فارسی بہ عربی بدل شد چنانکہ تپ و تپ و جاوارو کہ این را اسم جاہ فارسی زبان گیریم۔ و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔</p>
<p>الف بتگندن (الف) بقول برہان</p>	<p>ب بتگندیدن بکسر اول بر وزن بتگندن</p>
<p>از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن و رب) بقولش بر وزن دل رشیدن مرادف (الف) کہ سر باز زدن و میل بطعام نکردن است۔ صاحب سروری بذیل بتگن اشارہ کرد ہر دو کردہ و صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرماید کہ سر باز زدن از طعام از غایت سیری است۔ صاحب بحر ہر دو را بکاف فارسی آوردہ معنی یا برہان مشتق و فرماید کہ (الف) کامل التصرف و مضارعش بتگند و رب) سالم التصرف کہ بعد حذف نون مصدر بنای باضی اور مشتقا</p>	<p>از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن و رب) بقولش بر وزن دل رشیدن مرادف (الف) کہ سر باز زدن و میل بطعام نکردن است۔ صاحب سروری بذیل بتگن اشارہ کرد ہر دو کردہ و صاحب رشیدی نسبت ہر دو فرماید کہ سر باز زدن از طعام از غایت سیری است۔ صاحب بحر ہر دو را بکاف فارسی آوردہ معنی یا برہان مشتق و فرماید کہ (الف) کامل التصرف و مضارعش بتگند و رب) سالم التصرف کہ بعد حذف نون مصدر بنای باضی اور مشتقا</p>

<p>است و معنی هر دو بوجه سیری سر از طعام با زدن و نفرت کردن و هر دو کامل التصریف تساح صاحب بحر است که (ب) را سالم التصریف نوشت و بتگن اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر (الف) و بتگن به سکون (ن) اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر (ب) و تساح صاحب موارد و خان آرزو که بتگن را اسم فاعل گفته و آنچه خان آرزو بتگن را در بعض فرہنگ بمعنی مصدر دیده است فرق مصدر و حاصل بالمصدر نفہیده این است حقیقت این هر دو مصادر (ار و و) سیری کی وجہ سے کہانے سے منہ پھیر لینا نفرت کرنا۔</p> <p>بتکوب اصطلاح بقول سروری بتای قرشت و کاف بوزن محبوب ریچالی است که از مغز گردگان و شیر و ماست درست کنند (شمس فخری ۵) بر زمین در او شدر و زیتیره و زخم</p>	<p>سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی آں راه نیاید و غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب موارد بزرگ هر دو گوید که مضارع (الف) بتگند و مضارع (ب) بتگند و اسم فاعل و امر و حاصل بالمصدر هر دو بتگن و امر کاف فارسی نمی کند۔ صاحب نوادر نسبت هر فرماید که بافتح و بالکسر هر دو آمده خان آرزو در سراج فرماید که بفتح اول و کاف است بتگن اسم فاعل آن و فرماید که بتگن در بعض فرہنگ بمعنی مصدر نیز آمده۔ مولف عرض کند که هر دو بافتح است و صاحب نوادر که بالکسر گفته غور بر ماخذ کرده باصول مقننین فرس (الف) اصلی و (ب) جعلی و هر دو سماعی و باصول ما هر دو جعلی و قیاسی است که وضع شد از بتگن و بتگند که اسم مصدر هر دو است صراحت این بتگن گذشته و بعد از آنجا تصنیف این کرده ایم که هر دو و کاف فارسی</p>
---	---

<p>از مرثانی کہ ذکرش بالا گذشت۔ دیگر ایچ و بتکوت بہ فوقانی آخرہ مبتدل آن کہ موحدہ با تائے قرشت بدل شدہ باشد۔ خلاف قیاس و بتکوب بلام سوم ہم مبتدل باشد کہ کاف عربی بہ لام بدل شود۔ چنانکہ اکھاک و الکا ایچ ضرورت نذارو کہ تصحیف گوئیم (ارو) ایک خاص مُربا کو فارسیوں نے (بتکوب) کہا ہے جو آخر وٹ کو کوٹ کر دودہ اور دہی سے بناتے ہیں۔ مذکر۔</p>	<p>لوزینہ و رذاقش بتکوب می نماید از صاحب جہانگیری فرماید کہ این را از مغز جوز و ماست و شبت سازند و صراحت مزید کند کہ با اول مفتوح و شبانی زودہ و کاف مضموم و واو مجمل است۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کرده صاحب برہان گوید کہ بجای موحدہ آخر تائی قرشت ہم گفتمہ اند یعنی (بتکوت) بروزن فرقت و بجای کاف لام ہم می آید یعنی بتکوب۔ صاحب سروری ذکر بتکوت کرده فرماید کہ مرادف ہما بتکوب است۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا</p>
<p>بتکوت (اصطلاح) ہاں بتکوب کہ یہ کاف عربی سوم و موحدہ آخر گذشت و این مبتدل آنست ما اشارہ تبدیل ہمدرا سجا کردہ ایم صاحب سروری ذکر این کردہ و فان آرزو دست آید بتکوب این را تصحیف دانستہ و ما پانہ۔ چنانکہ ہم دریم و تبدیل خلاف قیاس کہ تہا ہمہ از جنہ شبانی و گیر برای تبدیل موحدہ بالوتائی الی الکن نیافتہ ایم و جا وارو کہ</p>	<p>گفتہ کہ مرثانی است۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان فرماید کہ (بتکوت) و (بتکوب) اغلب کہ از تصحیفات و بتکوب تحقیق است مؤلف عرض کند کہ بت بمعنی آتش سجاہش گذشت و مجازاً بمعنی خورش و کوب امر حاضر مصدر۔ کو بیدن کہ می آید و این مرکب ہم مشمول ترکیبی است بمعنی خورش کو بیدہ و کتا</p>

همدین تالیف تلاش مایس را موافق قیاس
 کند مقننین فارسی زبان تبدیل حروف را به
 وجود سند قائم کرده اند و پس بدون وجود سند
 تصحیف گویند و ما همین تصحیف را تبدیل غلط
 قیاس گوئیم و هر دو اعتباری است اگر وجود
 این لغت بقول سروری ثابت نمی شد مجرب و
 بیان برهان را که بذیل بتکوب آمده کافی نیستیم
 صاحب سروری از اهل زبان است و ذکر
 این گروه ما را نمی رسد که قولش را در لغات زبان
 معتبر ندانیم - خان آرزو که قیاس تصحیف می کند
 از حقیقت ماخذ بتکوب هم خبر ندارد (ارو و)
 و کیهو بتکوب -

بتکیش | اصطلاح - بقول سروری بحواله
 تحفه تهای قرشت و کاف ویای خطی تیروان
 باشد و بقول برهان و ناصر بر وزن دروش
 تیروان پراز تیر و فرماید که معنی ترکیبی این بت
 مانند چه بت لیف جولا هگان و کیش مانند را گویند

صاحب جامع همزبانش و فرماید که تیروان
 پراز تیر مانند چاروب می نماید - خان آرزو
 در سراج بزرگ قول برهان گوید که محل نظر است
 چرا که لیف بتاره است نه بت و نیز بت بمعنی
 ابارست که لیف در آن تکررده بر تار مانند و
 و بجز اگر گفته اند چنانکه او آورده کیش بمعنی
 است نه مانند - آری تمام کلمه مرکب افاده
 تشبیه کند لیکن اطلاق بر ذی عقل باشد چرا که
 اطلاق کیش در محلی باشد که صاحب آن آدمی
 است (انتهی) **مکولف** عرض کند که بت
 بمعنی لیف جولا هگان بجایش گذشت - خان
 آرزو خبر ندارد که کیش بمعنی عادت و خلعت
 هم آمده نه مجرودین چنانکه بد کیش - بد خورا
 گویند - پس اگر بتکیش را بمعنی غوسه بت دانند
 گیریم و نظر بر شبا هست تیروان و ترکش که تیر
 در خود دارد (همچنانکه بت تار دارد خود دارد)
 آزا بتکیش نام نهیم چه عیب است - خان آرزو

<p>لون (انتهی) پس اس اصطلاح فارسی کا ترجمہ تیروں سے بھرا ہوا ترکش ہے۔</p>	<p>کہ کیش را مخصوص بہ ذوی العقول کند این تخصیص خبری دہراژینکہ ذوق ماخذ ندارد و نشید اند کہ برای ماخذ اسماینگونہ موشگانی ضرورت</p>
<p>بت تراش مؤلف عرض کند کہ کلمہ گر بتقول برہان یعنی کتندہ وسا زندہ</p>	<p>ندارو۔ مخفی مہاو کہ مجر و کیش ہم یعنی تیروان آمدہ۔ پس این لطف ماخذ است کہ برای تیروان تکمیش نام کردند و این فک اضافت</p>
<p>کہ افادہ معنی فاعلیت کند وقتے کہ با کلمہ دیگر ترکیب شود ہچو کوزہ گر و کاسہ و امثال آن (ظہوری ۵) از تیشہ ملاست عشق تو گشتہ ریش از پاسے</p>	<p>باشد کہ اصل این باضافت بت بسوی کیش بود اضافت را افکنند معنی لفظی این لفظ کہ تیروان است۔ اضافت تشبیہی چنانکہ آئینہ دل۔ پس ترکش را بطور عام لفظ</p>
<p>سلامت بت و بتگردین چه بحث (ارو) دیکھو بت تراش۔</p>	<p>گفتن و اضافت آن بسوی تیروان کردن برای ترکشے کہ پر از تیر باشد عیبہ ندارد و شک نیست کہ همین است ماخذ این اصطلاح کہ خان آرزو را مثل نظر است دینی فرماید</p>
<p>بتکن ہماں بتکن کہ بکاف عربی گذشت و بحث این ہم ہمدرا اچان مذکور (ارو) دیکھو بتکن۔</p>	<p>کہ اگر این اتقد درست نباشد و دیگر چہ باشد (ارو) ترکش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ تیروان۔ تیر کھنے کا نالو۔</p>
<p>بتکندن بحث این بر بتکندن و بتکنیدن بتکنیدن بکاف عربی گذشت</p>	<p>(ارو) دیکھو بتکندن و بتکنیدن۔</p>

اصلی ظاہری کند و حقیقت آنست کہ زائد باشد و بمعنی اول زائد ہم نمی آید کہ اسم چاہ
 است دارو (۱) پنچور بقول اصفیہ - اسم مذکر - رس - عصا - افشرہ - (۲)
 بتجیدن کا امر حاضر بمعنی پنچور وغیرہ دیکھو بتجیدن -

بتنگ آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر عجز
 آمدن و بیزار شدن صاحبان بتنگ آمدن بمعنی عاجز و بیزار کردن (ظہوری ۵)
 را بمعنی عاجز و ملول شدن نوشته صاحبان
 بتنگ آمدن از بی ہمدی بار و کبوتہ آرم
 مگر اسجا کتم پیوند فریادی بہ فریادی
 عرض کند کہ تنگ آمدن ہم بہ ہمیں معنی
 می آید چنانکہ کا تنگ آمد سچنگ آمد
 پس موقدہ در اول این زائد باشد (ارو)
 تنگ ہونا کہہ سکتے ہیں - صاحب اصفیہ
 نے بتنگ پر فرمایا ہے کہ عوام تنگ کی جگہ
 بولتے ہیں - بمعنی عاجز - پس بتنگ ہونا
 بھی کہہ سکتے ہیں - بمعنی عاجز ہونا -

بتنگار | اصطلاح - بقول ضمیمہ
 برہان و بحر و انتد کنا یہ اول نقاش و مصور
 مولف عرض کند کہ بت در اینجا مجازاً
 بمعنی نقش و صورت است و بس اسم غل
 ترکیبی باشد (ارو) مصور - تصویر
 اتارنے والا -

بتنور | بقول شمس بالفتح (۱) کلہ گرد اگر
 دہان و قیل (۲) منقار (۳) آزاد ہا
 و فرماید کہ بای فارسی ہم آمدہ مولف

بتنگ آوردن | مصدر اصطلاحی
 بزار ہونا -

۱۰۷

عرض کنند که هین لغت به باهی فارسی سوم	صاحب شمس بن نه معاصرون عجم بر زبان
عونس نون پهر و معنی اول الذکر بجای	ندارند بدون سند استعمال اعتبار را
فروش گذشت نون به باهی فارسی یا بکس	نشانید که بی تحقیقی صاحبش اظهر من الشمس
آن بدل نمی شود - محققین فارسی زبان	(ار و و) (زا و ۲) و کچھو پتپوز (۳)
ذکر این نکرده اند و معنی سوم هم انحراف	مهنه کی بیماری - مؤنث -

پتپوز صاحب سروری بچواله نسخه امیرزا فرماید که بکسر و فتح با و ضم تارا (۱) بمعنی قبه مانند می که بر سر عصا و دسته تازیانه و امثال آن نهند - صاحب جهانگیری گوید که به وا و معروف است صاحبان برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج هم ذکر این بفتح اول و ضم دوم کرده اند **مؤلف** عرض کند که خیال ما مفسر است که وا و نسبت بر لغت ربنا - بالکسر و بالضم) زیاده کرده اند که بقول ساطع یعنی مشت زنی و قدرت و دستگاه آمده (ار و و) **مُط** بقول آصفیه هندی - اسم مؤنث - قبضه - دسته -

(۲) بتو - بقول سرورقی و برهان بکسر و فتح با و ضم تانگ دراز که باں وار و گویند و آنرا بته نیز گویند و بحر بی متع خوانند - صاحب جهانگیری گوید که به وا و معروف است - صاحبان رشیدی و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج فرماید که این همان بتاست که الف با وا و بدل شد **مؤلف** عرض کند که هیچ تعلق از بت ندارد که به الف آخره گذشته باشد - نمیدانیم که خان آرزو چه طور